یا للعجب! رہا دارالحرب تو اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دارالحرب اس لیے نہیں رہا کہ اس سے ہجرت کی جائے یا اسکو دارالاسلام بنانے کی جدوجہد کی جائے، بلکہ صرف اسلیے رہ گیا ہے کہ اس میں قیام کرکے شریعت کی ساری بندشیں اقوالِ فقہاء کا سہارا لے کر توڑ ڈالی جائیں، اور مسلم غیر مسلم بنکر رہنے کیلیے جتنی سہولتوں کی ضرورت ہو وہ سب فراہم کرلی جائیں۔ حیرت ہے اُن پیشوایانِ دین پر جنکے ہاتھوں میں افتا کا قلم ہے یعنی خدا کی دی ہوئی وہ امانت جسکا مقصد ہی حدود اللہ کا قیام تھا، لیکن بُرے وقت کا کرشمہ دیکھیے کہ نگہبان خود ہی نقب لگا کر چوروں کو گھر میں گھس جانے کا اشارہ کر رہا ہے۔ کاش یہ لوگ اپنے اور غیر کے تصورات زندگی میں امتیاز کرتے۔ اسلامی نظامِ حیات عملی حیثیت سے تو متروک و مہجور ہو ہی گیا ہے۔ اب کم از کم اسکو علمی و فکری حیثیت ہی سے زندہ رہنے دیجیے۔ دیو مغرب کو بھینٹ دینے میں آخر کہاں تک فیاضی و دریا دلی سے کام لیا جائیگا۔

معین المنطق | تالیف مولوی مفتی محمود حسن صاحب۔ ضخامت ۔ ۴۰ صفحات، قیمت ۲؍
ملنے کا پتہ :- مولانا محمود حسن صاحب مفتی جامعہ حسینیہ راندیر۔ ضلع سورت۔

عربی کا موجودہ نصاب تعلیم ناقص اور منطق کا طرزِ تعلیم ناقص تر ہے۔ یہی مصیبت کیا کم تھی کہ ارسطو کے آستانہ سے ہمارا منطقی مذاق سر اٹھانے کیلیے تیار نہیں ہوتا۔ اس پر ستم یہ کہ کورس کی کتابیں اتنی مغلق اور طرزِ بیان اتنا پیچیدہ اور ناہموار ہے کہ بچوں کا دماغ اس چیستاں میں پھنس کر بالکل ماؤف ہو جاتا ہے۔ فاضل مؤلف کی یہ کوشش یقیناً قدر کی نگاہوں سے دیکھی جائیگی کہ انہوں نے ان مضامین کو سہل تر اور عام فہم انداز میں ادا کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ معین المنطق اسی تخیل کا نقشِ اول ہے جس میں انہوں نے ایک حد تک عام نقائص کو دور کرنے اور مسائل کو سلجھے ہوئے انداز میں بیان کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ مسائل کو عبارت میں سمجھانے کے بعد نقشوں کے ذریعہ بھی ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ گھڑی ہوئی مثالوں کو چھوڑ کر عام گفتگو